Tibr-e-islam

www.KitaboSunnat.com
لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً
الحمد للہ
رسالہ
تبرِ اسلام
جس میں مہاشہ دھرمپال (نو آریہ) کے رسالہ "نخلِ اسلام"
کا معقول اور مفصل جواب ہے۔
مصنفہ
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسریؒ
الکتاب انٹرنیشنل
جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵

نام کتاب	:	تبرا اسلام بجواب نخل اسلام
مصنف	:	مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
تقدیم	:	رفیق احمد سلفی
تعداد	:	گیارہ سو
ناشر	:	الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۲۵
قیمت	:	-/45 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶ اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالکتب السلفیہ، ۸/۴۲۵، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالمعارف، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
- مکتبہ معاذ، پتھرگٹی، حیدرآباد
- مکتبہ مسلم بربرشاہ، شری نگر، کشمیر
- مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار، مئو، یو. پی
- حکیم صدیق میموریل ٹرسٹ، جودھپور، راجستھان

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ وصحبہٖ أجمعین ۔ أما بعد !

ماضی قریب میں برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے تعلق سے شیخ الاسلام علامہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط اپنے مسلسل قلمی ولسانی جہاد کے ذریعہ ملت اسلامیہ کی جو وسیع اور ہمہ جہتی خدمات انجام دی ہیں معاصر علماء میں شاید ہی کسی کے حصے میں آئی ہوں آپ گنجینۂ علوم و معارف تھے آپ کی ذات بہت سی خوبیوں اور کمالات کا خزینہ تھی اسلامی علوم تفسیر وحدیث اور فقہ پر آپ کو پورا عبور حاصل تھا قادیانیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں کی مذہبی کتابوں پر آپ کی بڑی وسیع اور گہری نظر تھی اپنے عہد کے کامیاب ترین داعی ومجاہد اور مناظر ومتکلم تھے بقول سید سلیمان ندوی:

”اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا اس کے حملے کو روکنے کے لئے آپ کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔“

بیسویں صدی کا ابتدائی عہد ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بڑا صبر آزما عہد تھا مسلمان انگریزی حکومت کے جبر واستبداد کے شکار تھے بریلویت کا فتنہ زوروں پر تھا پورے ملک میں عیسائی مشنریاں سرگرم تھیں ہندوؤں میں ایک نیا فرقہ آریہ سماج کے نام سے وجود

خشت اول چوں نہد معمار کج　　تا ثریا می رود دیوار کج

کجی ہی میں ترقی کرتی گئی بہت سے بدزبان ان میں پیدا ہوئے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ دھرمپال مرتد کے برابر کوئی نہیں پہونچ سکتا سچ ہے۔

نہ پہونچا ہے نہ پہونچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
ہزاروں ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

ہم اپنے دعویٰ کا ثبوت (کہ آریہ سماج نے بدزبانی کی بنا لگائی اور دھرم پال مرتد نے اس کو کہاں تک ترقی دی) تغلیب الاسلام جلد اول اور دوئم کے دیباچہ میں فہرست بتلا کر دکھا چکے ہیں۔ شائقین ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر ہم کو ہندوؤں کے ایک پرانے باخبر ایڈیٹر کی تصدیق کرنی پڑتی ہے جو لکھتا ہے کہ جتنے بدمعاش ہیں وہ آریہ سماج کی پناہ میں آنے کو تیار ہیں۔ آریہ سماج میں نام لکھا کر دوسروں کو برا کہنے کو تیار ہیں۔ (سناتن دھرم گزٹ لاہور بابت جولائی ۱۹۰۸ء)

اصل بات یہ ہے کہ مسلمان اور مسلمانوں کا مذہب ہمیشہ سے ایسی بدزبانی سننے کے عادی ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب میں پہلے ہی سے بتلایا گیا کہ

وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ (آل عمران:۱۸۶)

مسلمانو! تم مخالفین اسلام سے بہت کچھ بدزبانیاں سنو گے اس پر اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ کام بڑی بہادری کا ہے۔

اس لئے ہم مرتد[1] دھرم پال اور دیگر مخالفوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ

---

[1] مرتد کے معنی ہیں اسلام سے پھرا ہوا قرآن مجید میں یہ لفظ آتا ہے مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ (جو کوئی مرتد ہوگا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا) دھرم پال مرتد کو بھی یہ تعریف مسلم ہے لکھتا ہے مرتد وہ ہے کہ اسلام چھوڑ دے (نخل ۱۱۹) پس یہ ایک اسلامی اصطلاحی لفظ ہے کوئی بدتہذیب لفظ نہیں ہے ہاں اگر کوئی ہندو آریہ وغیرہ کسی نو مسلم کے حق میں لکھے تو اس کا یہ لکھنا غلط ہے کیونکہ وہ شخص اسلام سے علیحدہ نہیں ہوا بلکہ اسلام میں آ گیا ہے۔

اب ہمیں ظالم ستا لے پھر ستانا ہو نہ ہو

''نخل اسلام'' میں مرتد مذکور نے اسلام اور اہل اسلام پر دو طرح سے حملے کئے ہیں گویا کتاب کے دو حصے ہیں جسمیں کل گیارہ فصلیں ہیں۔ پہلی چار فصلوں میں ہندوستان کے شاہان اسلام کی برائیاں لکھی گئی ہیں۔ چھ سات فصلوں میں اسلام کی عیب جوئی کی ہے اسلام کی برائیوں کی فصلوں کے عنوان یہ ہیں (نقل کفر۔ کفر نباشد)

محمد۱ اور محمد کی تعلیم، محمد۲ کی بیقراری اور مستورات ہند کی آہ وزاری محمد۳ کی جلد بازی اور شاہان اسلام کی خرابی، محمد۴ کا دل اور محمدیوں کا دماغ، محمد۵ کی سپرٹ اور کافروں کی گردنیں محمد۶ کی ناشکری اور یہود و نصاریٰ سے بیزاری محمد۷ کا اعلان اور تمام غیر مسلموں کی بیخ کنی محمد۸ کے سپاہی اور محمد کا بہشت۔

ناظرین ان عنوانوں ہی سے سمجھ سکتی ہیں کہ مرتد مذکور کیسا بدزبان اور دل آزار ہے۔ ایک ایسے بڑے بزرگ کو جس کے جان نثار اس وقت تمام دنیا میں آباد ہیں جو ایک زندہ قوم کا روحانی پیشوا ہے جو ایک بڑے حصہ دنیا کا روحانی بادشاہ ہے جس کے ادب کرنے کو دنیا کا ایک بہت بڑا گروہ نجات جانتا ہے اور جسکی بے ادبی کو حرمان سمجھتا ہے اسی بزرگ کا نام ایسا خالی خولی مفرد کے صیغے سے لکھتا ہے جیسے کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کا نام لیا جاتا ہے۔ مانا کہ مرتد مذکور اپنی شومئی قسمت سے اس چشمۂ رحمت سے بے نصیب ہے مگر اسکو اتنا تو شعور ہے کہ حضرت ممدوح (فداہ ابی دامی) صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اس وقت دنیا میں اتنے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں آریہ سماج کے اشخاص کا شمار تو کیا ان کے سروں کے بالوں کا شمار بھی اس حد تک نہیں پہونچ سکتا۔ خدا کے فضل سے اس وقت بھی تاجدار، وزراء، زمیندار، مالگذار، عالم، فاضل، شریف، رئیس، فلسفی، منطقی، مہندس، حکیم، طبیب، ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں محمدی دروازہ کی خاکروبی کو عزت جانتے ہیں۔ پھر ایسے سادہ عنوانوں سے مضمون ادا کرنا شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟

او پال! ؎